اس لیے اسلام کے بعد عربی شعر و شاعری پر انحطاط طاری ہوگیا۔ ڈاکٹر احمد کٹی نے اس کا جواب دیا ہے اور بتایا ہے کہ اسلام نے شعر کو کمزور کرنے کے بجائے اس کے اسلوب اور آہنگ میں انقلاب عظیم پیدا کر کے اسے کچھ سے کچھ بنا دیا ہے، غرض کہ یہ پوری بحث نہایت دلچسپ اور معلومات افزا ہے، جو کچھ لکھا ہے تحقیق اور حوالہ سے لکھا ہے، عربی زبان کے اساتذہ اور طلباء کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہوگا۔

محاسن الشعر، الجزء الثانی: از مولوی محمد اجمل ایوب الاصلاحی الندوی، تقطیع خورد ضخامت ۱۲۲ صفحات، کاغذ بہتر، ٹائپ باریک، قیمت درج نہیں: پتہ: مکتبۃ الاصلاح، سرائے میر۔ اعظم گڈھ۔

لائق مرتب نے مدرسۃ الاصلاح، سرائمیر اعظم گڈھ کے تحتانی درجوں کے لیے ایک خاص نقطۂ نظر کے ماتحت عربی اشعار کا ایک مختصر انتخاب محاسن الشعر، الجزء الاولی کے نام سے دو تین برس پہلے شائع کیا تھا وہ پسند کیا گیا اور مقبول ہوا، زیر تبصرہ کتاب اسی کا جزءِ ثانی ہے، اس کتاب میں ایک سو تیرہ (۱۱۳) انتخابات شعرائے قدیم۔ (عہد جاہلیت و مخضرمین) کے خاص خاص عنوانات کے ماتحت درج کیے گئے ہیں، یہ سب عنوانات وہ ہیں جن سے عہد قدیم کے شعراء کے عقائد، اعمال و افعال اور اخلاق و عادات اور جس سوسائٹی میں وہ رہتے تھے اس کے عوائد رسمیہ پر روشنی پڑتی ہے، حواشی میں مختصراً ہر شاعر کے سوانح اور مشکل الفاظ کے معانی بھی درج کیے گئے ہیں، اور اگر کوئی بات ادباء میں مختلف فیہ ہے تو اس کی بھی تصریح کر دی گئی ہے، مثلاً صفحہ ۳ پر "لا شریک لہ" کے زیر عنوان جو اشعار درج ہیں ان کو زید بن عمرو بن نفیل کی طرف منسوب کیا ہے، لیکن حاشیہ میں تصریح کر دی ہے کہ یہ نسبت مشتبہ ہے، ان وجوہ کی بنا پر یہ انتخاب اخلاقی، تاریخی اور ادبی حیثیت سے